سپریم کورٹ رپورٹس(1996) SUPP. 8 ایس سی آر

دتہ ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ

بنام

انڈو مرچنٹائلز پرائیویٹ لمیٹڈ اور دیگران

18 نومبر 1996

[بی۔پی۔جیون ریڈی اور سوہاس سی۔سین، جسٹسز]

ٹینڈرس۔ٹینڈرس کی قبولیت۔فیصلہ سازی کا عمل شفاف، منصفانہ اور کھلا ہونا چاہیئے۔ قابل عمل حد۔ ٹینڈر میں واضح نہیں کیا گیا۔ٹینڈر وصول کرنے کے بعد طے کیا گیا۔سب سے کم ٹینڈر کرنے والے کو اپنی پیشکش کو' قابل عمل حد' کے اندر شامل کرنے کے لئے کہا گیا۔اس کے مطابق پیش کش کی گئی اور ٹینڈر کو قبول کیا گیا۔ منعقد کیا گیا: ٹینڈر کی قبولیت کا پورا عمل شفافیت جیسے اصولوں کے خلاف ہے، شفافیت اور کشادگی: حکام کی جانب سے غیر ضروری وجوہات کی بنا پر اختیارات کا غلط استعمال انہیں مناسب سزا کا مستحق بنائے گا۔

آئین ہند، 1950۔دفعہ 14، 298۔سرکاری معاہدے۔ٹینڈروں کی قبولیت۔منعقد، قدرتی انصاف کے اصولوں پر عمل کیا جائے۔

کمشنر، ایکسائز، آسام نے 16 مئی، 1994 سے 15 مئی، 1996 کی مدت کے لئے ریکٹیفائیڈ اسپرٹ (گریڈ-1) کی ہول سیل سپلائی کے لئے ٹینڈر طلب کیے۔سترہ ٹینڈر موصول ہوئے اور اس کی قیمت 9.20 روپے سے لے کر 16.55 روپے فی ایل پی ایل تک تھی۔سیریل نمبر 1 اور 2 پر افراد کے ٹینڈر نااہل پائے گئے تھے اور انہیں غور سے خارج کر دیا گیا تھا۔سیریل نمبر 3 پر اگلا سب سے کم ٹینڈر اپیل کنندہ کا تھا۔لیکن ان کی پیش کش کو قبول کرنے کے بجائے حکومت کی جانب سے 'فائبلٹی رینج' کے اصول کو عملی جامہ

پہنایا گیا۔ ریاست سے باہر موجودہ قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے فی ایل پی ایل کی قابلیت کی حد 14.72 روپے سے 15.71 روپے کے درمیان طے کی گئی تھی۔ سیریل نمبر 1 ایل میں اس شخص کی پیش کش 'فائبلٹی رینج' میں سب سے کم تھی کیونکہ انہوں نے 15.05 ایل پی ایل کا حوالہ دیا تھا۔ ان کی پیشکش قبول کرنے کے بجائے، اپیل کنندہ کو اپنی پیش کش پر نظر ثانی کرنے کے لئے بلایا گیا، جو انہوں نے 15.71 روپے کا حوالہ دے کر کیا، جو زیادہ سے زیادہ قابل عمل حد ہے اور ان کی بولی قبول کرلی گئی۔ ٹینڈررز میں سے ایک مدعا علیہ نمبر 1 نے اپیل کنندہ کے ٹینڈر کی منظوری کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ کا رخ کیا۔ سنگل جج نے رٹ پٹیشن خارج کر دی لیکن ڈویژن بینچ نے اپیل منظور کرتے ہوئے اپیل گزار کے ٹینڈر کی منظوری کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ہدایت کی کہ نئے ٹینڈر طلب کیے جائیں۔ درخواست گزار نے موجودہ اپیل دائر کی۔ اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقد 1.1: اپیل کنندہ کے ٹینڈر کو قبول کرنے کا پورا عمل خراب ہے۔ اپیل کنندہ کے ٹینڈر کو قبول کرنے میں حکومت کی طرف سے اپنایا گیا طریقہ کار غیر منصفانہ اور ان اصولوں کے خلاف ہے جن پر حکومت کو اس طرح کے معاملات میں عمل کرنا چاہئے جیسے کھلے پن، شفافیت اور منصفانہ لین دین۔ [714-ڈی، 717-بی جے)

1.2۔ شفافیت نے مطالبہ کیا کہ اتھارٹی کو ٹینڈر نوٹس میں ہی اس طریقہ کار کو مطلع کرنا چاہئے تھا جو وہ ٹینڈر کو قبول کرتے وقت اپنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ نہیں کیا گیا تھا. ٹینڈر نوٹس میں 'فائبلٹی رینج' کی وضاحت نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی یہ کہا گیا تھا کہ صرف 'فائبلٹی رینج' کے اندر آنے والے ٹینڈروں پر غور کیا جائے گا۔ اور نہ ہی اس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حکومت پہلے قابل عملیت کی حد کا تعین کرے گی اور پھر وہ سب سے کم اہل ٹینڈرر کو جوابی پیشکش کرنے کے لئے بلائے گی۔ ٹینڈر نوٹس میں ان تمام چیزوں کا ذکر نہیں کیا گیا تھا۔
[714-ای-ایف آئی

1.3 'فائبلٹی رینج' کا تصور ہی قابل فہم نہیں ہے اور نہ ہی 'فائبلٹی رینج' کے تصور، اس کی ضرورت یا اس کے حقیقی مقصد کی تعریف کرنا ممکن ہے۔ نام نہاد 'فائبلٹی رینج' کا تصور ہی مضحکہ خیز لگتا ہے۔ درخواست گزار تقریبا دو سال سے زائد عرصے کے دوران 9.20 روپے فی ایل پی ایل کی شرح سے ریکٹیفڈ اسپرٹ فراہم کر رہا

تھا، رٹ پٹیشن اور رٹ اپیل زیر التوا تھی، حالانکہ ٹینڈر طلب کرنے کی مدت کے دوران حاصل ہونے والی قیمت 11.05 روپے فی ایل پی ایل تھی۔ یہ حقیقت واضح طور پر ثابت کرتی ہے کہ حکومت کے پاس اس سے کہیں زیادہ قابل عمل حد مقرر کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

(H-715 C, H 714]

1.4۔ حکومت نے صرف اپیل کنندہ کو 'فائبلٹی رینج' کے اندر آنے کے لئے جوابی پیشکش کرنے کے لئے کہا اور اس کی نظر ثانی شدہ پیشکش کو 'فائبلٹی رینج' کی اعلی حد پر قبول کر لیا گیا۔ کسی دوسرے ٹینڈرر کو جوابی پیشکش کرنے کا ایسا کوئی موقع نہیں دیا گیا تھا۔ یہ بھی انتہائی ایک پریشان کن عنصر ہے۔ [716-ڈی]

1.5۔ ٹینڈر کو قبول کرنے میں حکومت جو بھی طریقہ کار اختیار کرنے کی تجویز رکھتی ہے، اسے ٹینڈر نوٹس میں واضح طور پر بیان کیا جانا چاہئے۔ ٹینڈر کی منظوری کے معاملے میں موصول ہونے والے ٹینڈرز پر غور اور طریقہ کار شفاف، منصفانہ اور کھلا ہونا چاہئے۔ اگرچہ فیصلے کی حقیقی غلطی یقینی طور پر کوئی معنی نہیں رکھتی ہے، لیکن کسی بھی بیرونی وجہ سے اختیارات کا غلط استعمال متعلقہ حکام کو مناسب سزاؤں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

[717-بی-سی)

شیوسا گر تیواری بنام یونین آف انڈیا، (1996) 6 ایس سی سی 558۔ [1996] 6 ایس سی سی 599 پر انحصار کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14603 آف 1996۔

ڈبلیو اے نمبر 424/95 میں گوہاٹی ہائی کورٹ کے 10.7.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے مسٹر کپل سبل، ایم۔ ایل۔ لاہوٹی، ہمانشو شیکھر، پون شرما اور سنگیتا پانڈے شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی جانب سے ایچ۔این۔سالوے اور ایس۔ایم۔چودھری، سنیل کمار جین، جتندر کمار بھاٹیا، منیش کمار اور شکیل احمد سید شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

جسٹس بی۔پی۔جیون ریڈی، نے اجازت دے دی۔

بعض مواقع پر حکمرانوں کے طریقے ناقابل بیان ہیں اور یہ ایسی ہی ایک مثال ہے۔ ایکسائز آسام کے کمشنر نے 16 مئی 1994 سے 15 مئی 1996 کی مدت کے لئے تنسوکیا کے ایکسائز گودام کو ریکٹیفڈ اسپرٹ [گریڈ-1] کی ہول سیل سپلائی کے لئے ٹینڈر طلب کیے۔ ٹینڈر 28 مئی 1993 کو جاری کیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل سترہ ٹینڈر موصول ہوئے جن میں ہر شخص کے نام کے خلاف درج شرح کا حوالہ دیا گیا تھا:

1۔	میسر ہیمانگسو انٹرپرائزز آر کے باردولوئی روڈ، ڈبروگڑھ	9.20 روپے
2۔	شری جتیندر ناتھ سیکیا چوکیڈنگی، ڈبروگڑھ	10.48 روپے
3۔	میسرز دتہ ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ چوکیڈنگی، ڈبروگڑھ	11.14 روپے
4۔	شری پردیپ کماردتہ چوکیڈنگی، ڈبروگڑھ	11.75 روپے
5۔	میسرز سوپلیئر انٹرپرائزز راج گڑھ، گوہاٹی	12.57 روپے
6۔	میسر اونس انٹرپرائزز جی ایس روڈ، گوہاٹی	13.20 روپے

7۔	جناب امیش چندر بورا لاسری، تینسوکیا	13.69 روپے
8۔	میسرز نارتھ ایسٹ ٹریڈ ایجنسی آتھگاؤں، گوہاٹی۔	13.99 روپے
9۔	میسرز اے سی او ٹریڈرز راج گڑھ گوہاٹی۔	14.28 روپے
10۔	میسرز نوبل سیلز ایجنسی جی ایس روڈ، دیس پور، گوہاٹی۔	14.55 روپے
11۔	جناب پرنب کمار راجکھوا کول روڈ تنسوکیا	15.05 روپے
12۔	میسرز یونائیٹڈ آسام کمپنی روپالی پاتھ، جورہٹ	15.55 روپے
13۔	میسرز انڈ ومرکنٹائلز پرائیویٹ لمیٹڈ بشنو مارکیٹ، گوہاٹی	15.55 روپے
14۔	شری وجے کمار جساریا گوہاٹی	16.05 روپے
15۔	شری دلیپ راجکھوا ٹنسوکیا	16.13 روپے
16۔	میسرز پردیپ کمار کھیتان اے ٹی روڈ، جورہاٹ	16.39 روپے
17۔	میسرز نیو آشیش انٹرپرائز ٹی آر فوکن روڈ، گوہاٹی	16.55 روپے۔

یہ بتایا گیا ہے کہ موصول ہونے والے سترہ ٹینڈروں میں سے سیریل نمبر 1 اور 2 پر ذکر کردہ افراد کے ٹینڈر نااہل پائے گئے تھے اور اسی وجہ سے انہیں غور سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اگر ایسا ہوتا، تو توقع کی جا سکتی تھی کہ کمشنر سیریل نمبر 3 [دتہ ایسوسی ایٹس پرائیویٹ لمیٹڈ، یہاں اپیل کنندہ] میں اس شخص کی پیش کش کو قبول

کرلیں گے، جوسب سے کم ٹینڈر رہے۔ اس نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ دتہ ایسوسی ایٹس کی پیشکش حقیقی پیشکش نہیں تھی یا اگر ان کے ساتھ معاہدہ کیا جاتا ہے تو وہ معاہدے کی شرائط کو پورا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ دوسری طرف، کمشنر اور حکومت نے" قابل عمل حد" کا تعین کرنے اور اس کی مشق کی۔ انہوں نے فی ایل پی ایل 14.72 روپے سے 15.71 روپے کے درمیان قابل عمل ہونے کی حد کا تعین کیا۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ قابل عمل حد ریاستوں کے باہر موجودہ قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے طے کی گئی تھی کیونکہ معاہدے کے تحت فراہم کی جانے والی زیادہ تر اصلاح شدہ روح کو ریاست آسام سے باہر حاصل کرنا تھا۔ اگر قابل عملیت کی حد متعلقہ بنیاد ہوتی، تو توقع کی جا سکتی تھی کہ کمشنر اور حکومت آسام سینئر نمبر 1 (جناب پرنب کمار راجکھووال) پر ٹینڈر کو قبول کر لیتے، جس کی بولی قابل عمل حد کے اندر سب سے کم تھی۔ انہوں نے بھی ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے دتہ ایسوسی ایٹس [درخواست گزار] سے کہا کہ وہ اپنی پیش کش پر نظر ثانی کریں جو انہوں نے ۱۷.۵۱ روپے فی ایل پی ایل کا حوالہ دے کر کی تھی [جو زیادہ سے زیادہ قابل عمل حد ہے]۔ اس کی بولی قبول کر لی گئی۔ اس کے بعد انڈومر چنٹائلز پرائیوٹ لمیٹڈ [اس میں پہلا مدعا علیہ] جو مذکورہ بالا ٹینڈروں کی فہرست میں سینئر نمبر 13 پر ہے، نے گوہاٹی ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں اپیل کنندہ کے ٹینڈر کو قبول کرنے پر سوال اٹھایا گیا۔ انڈومر چنٹائلز نے کہا کہ 15.55 روپے میں ان کے ٹینڈر کو قبول نہ کرنا اور درخواست گزار کو اپنی بولی پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر کے اس کے ٹینڈر کو قبول کرنا قانون کے منافی، غیر منصفانہ اور من مانی ہے۔ رٹ پٹیشن کو ایک فاضل سنگل جج نے خارج کر دیا تھا۔ تاہم اپیل پر ڈویژن بنچ نے انڈومر چنٹائلز کی جانب سے دائر رٹ اپیل کو منظور کرتے ہوئے اپیل گزار کے ٹینڈر کی منظوری کو کالعدم قرار دے دیا۔ ڈویژن بنچ نے پایا کہ کمشنر اور حکومت نے غیر منصفانہ طور پر کام کیا ہے اور وہ اپیل کنندہ دتہ ایسوسی ایٹس کو جوابی پیشکش پیش کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں جبکہ دوسرے ٹینڈررز کو بھی ایسا ہی موقع نہیں دے رہے ہیں۔ اس کے مطابق ہائی کورٹ نے ہدایت دی کہ ٹھیکہ دینے کے لئے نئے ٹینڈر طلب کیے جائیں۔ اس نے اس مدت کے لئے کچھ ہدایات بھی دی ہیں جب تک کہ نئے ٹینڈر طلب نہیں کیے جاتے اور حتمی شکل نہیں دی جاتی ہے۔

فریقین کو سننے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ اپیل کنندہ کے ٹینڈر کو قبول کرنے کا پورا عمل ایک سے زیادہ غیر قانونی طریقوں سے خراب ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ٹینڈر نوٹس میں 'فائبلٹی رینج' کی وضاحت نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی یہ کہا گیا تھا کہ صرف فائبلٹی رینج کے اندر آنے والے ٹینڈروں پر غور کیا جائے گا۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ٹینڈر نوٹس میں یہ بھی نہیں کہا گیا تھا کہ ٹینڈر موصول ہونے کے بعد کمشنر/حکومت پہلے 'فائبلٹی رینج'

کا تعین کرے گی اور پھر سب سے کم اہل ٹینڈ ررکو جوابی پیشکش کرنے کے لیے بلائے گی۔ قابل یت کی حد کا تعین کرنے اور دتہ ایسوسی ایٹس کو مبینہ طور پر اس بنیاد پر جوابی پیشکش کرنے کے لئے بلانے کی مشق ٹینڈر نوٹس سے باہر ہے کہ وہ اہل ٹینڈ ررز میں سب سے کم ٹینڈر رہیں۔ فیئرنس نے مطالبہ کیا کہ اتھارٹی کو ٹینڈر نوٹس میں ہی اس طریقہ کار کو مطلع کرنا چاہئے تھا جو انہوں نے ٹینڈر کو قبول کرتے وقت اپنانے کی تجویز پیش کی تھی۔ انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم 'فائبلٹی رینج' کے تصور کو سمجھنے میں ناکام رہے ہیں، حالانکہ اپیل کنندہ کے ماہر وکیل اور آسام ریاست کے فاضل وکیل جناب کپل سبل نے ہمیں اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی۔ فاضل وکیل نے کہا کہ گڑ کے کنٹرول میں کمی کی وجہ سے مارکیٹ میں وقتاً فوقتاً اصلاح شدہ اسپرٹ کی قیمت میں اتار چڑھاو آتا رہتا ہے اور اس وجہ سے فائبلٹی رینج کا تعین (1) ڈسٹیلری لاگت کی قیمت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔ (2) ایکسپورٹ پاس فیس؛ (3) سینٹرل سیلز ٹیکس؛ (4) نقل و حمل کے اخراجات؛ (5) ٹرانزٹ کا ضیاع 1 فیصد اور؛ (6) اس عدالت کے احکامات کی تعمیل میں حکومت آسام کے ایکسائز ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری کے ذریعہ دائر کردہ جوابی حلف نامہ کے ذریعہ 11/2 فیصد کی شرح سے گودام کے آپریشنل ضیاع کی شرح سے۔ سبل نے مزید وضاحت کی کہ اتار چڑھاو کے امکان کی وجہ سے ٹینڈر نوٹس میں شق (16) شامل ہے جو برآمد کنندہ ریاستوں میں مارکیٹ کی قیمت میں اضافے یا سست روی پر منحصر معاہدے کی شرح کو کم کرنے یا بڑھانے کا اختیار حکومت کو محفوظ رکھتی ہے۔ ہم ابھی تک سمجھنے کے قابل نہیں ہیں. شق (16) معاہدے کے بعد کی صورتحال سے متعلق ہے، یعنی معاہدے کی کرنسی کے دوران صورتحال سے متعلق ہے نہ کہ معاہدے کے آغاز میں صورتحال سے۔ ٹینڈر کرنے والے سبھی سخت گیر تاجر ہیں۔ وہ اپنی دلچسپی کو بہتر جانتے ہیں. اگر وہ 1.14 روپے فی ایل پی ایل یا اس سے بھی زیادہ کی شرح سے ریکٹیفائیڈ اسپرٹ فراہم کرنے کے لئے تیار ہیں، تو یہ ناقابل فہم ہے کہ حکومت کو یہ کیوں سوچنا چاہئے کہ وہ ایسا کرنے کے قابل نہیں ہوں گے اور پھر بھی کہیں زیادہ قابل عمل حد مقرر کریں گے۔ نہ صرف ٹینڈر طلب کیے جانے کی مدت کے دوران حاصل ہونے والی قیمت 1.05 روپے فی ایل پی ایل تھی، بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم خصوصیت یہ ہے کہ رٹ پٹیشن اور رٹ اپیل زیر التوا تقریباً دو سال کی مدت کے دوران، اپیل کنندہ 9.20 روپے کی شرح سے اصلاح شدہ اسپرٹ فراہم کر رہا ہے۔ فی ایل پی ایل۔ اگر کسی کے لیے بھی 4.72 روپے سے کم قیمت پر اصلاح شدہ اسپرٹ کی فراہمی ممکن نہیں تھی تو درخواست گزار اتنے لمبے عرصے تک 9.20 روپے جیسی کم قیمت پر اسے کیسے فراہم کر سکتا تھا۔ اس مرحلے پر ان حالات کو نوٹ کرنا مناسب ہو سکتا ہے جن میں اپیل کنندہ نے رضا کارانہ طور پر مذکورہ شرح پر فراہمی کی۔ یہاں کے مدعا علیہ انڈومر کنٹلز نے رٹ پٹیشن دائر کی اور عبوری حکم کی مانگ کی۔

فاضل سنگل جج نے [2 جون، 1994 کے حکم کے ذریعے] ہدایت دی کہ دتہ ایسوسی ایٹس [درخواست گزار] کو ٹھیکہ نہیں دیا جائے گا، لیکن اسے سب سے کم شرح پر معاہدے پر عمل درآمد کرنے کی اجازت دی جائے گی جو رٹ درخواست گزار نے 9.20 بتائی ہے۔ جواب دہندہ نمبر 3 (دتہ ایسوسی ایٹس) کا کہنا ہے کہ سب سے کم شرح 11.14 ہے۔ اگر سب سے کم درجہ بندی 9.20 ہے، تو یہ وہ شرح ہے جس پر مدعا علیہ نمبر 3 کو ٹھیکہ دیا جائے گا" یہ مذکورہ حکم کے مطابق ہے کہ اپیل کنندہ دتہ ایسوسی ایٹس جون 1994 سے اکتوبر 1996 تک 9.20 روپے فی ایل پی ایل کی شرح سے اصلاحی اسپرٹ فراہم کر رہا ہے۔ مذکورہ حکم نے اپیل کنندہ [رٹ پٹیشن میں مدعا علیہ نمبر 3] کو 9.20 روپے کی شرح پر سپلائی کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ اگر یہ شرح قابل عمل یا معاشی نہ ہوتی تو وہ کہہ سکتے تھے، ''معذرت''۔ انہوں نے ایسا نہیں کہا لیکن اس پر راضی ہو گئے اور اکتوبر 1996 تک اسی شرح پر سپلائی کرتے رہے ہیں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس عدالت کے عبوری احکامات کے مطابق [جس نے حکومت کو عبوری انتظام کے سلسلے میں گوہاٹی ہائی کورٹ کے احکامات کو نافذ کرنے کی ہدایت دی تھی] اپیل کنندہ اور پہلے مدعا علیہ دونوں کے ساتھ بات چیت کی گئی تھی۔ دونوں نے 9.20 روپے میں سپلائی کرنے کی پیش کش کی۔ یقیناً کمشنر نے 14 اکتوبر 1996 کے اپنے حکم میں دی گئی وجہ کی بنا پر اپیل کنندہ کے بجائے پہلے مدعا علیہ انڈ و مرچنٹائلز کا انتخاب کیا۔ تاہم یہ شرح 9.20 روپے ہے اور اپیل کنندہ کے وکیل کمشنر کی جانب سے اپیل کنندہ کی پیشکش قبول نہ کرنے کی شکایت کر رہے ہیں۔ یہ تمام حقائق نام نہاد 'فائبلٹی رینج' اور 'فائبلٹی رینج' کے تصور کو مضحکہ خیز بناتے ہیں اور ہم اس تین سال کی مدت کے اختتام سے زیادہ دور نہیں ہیں جس کے لیے ٹینڈر طلب کیے گئے تھے۔ نہ تو 2 جون 1994 کے فاضل سنگل جج کے مصالحتی حکم نامے اور نہ ہی اس عدالت کے عبوری احکامات کے مطابق 14 اکتوبر 1996 کے کمشنر کے حکم نامے میں برآمد کنندہ ریاستوں میں مارکیٹ ریٹ میں اتار چڑھاو پر منحصر سپلائی کی شرح میں کوئی اتار چڑھاو کا اہتمام کیا گیا ہے، جیسا کہ ٹینڈر شرائط کی شق (16) میں فراہم کیا گیا ہے۔ جو بھی غیر معمولی لگتا ہے۔ مذکورہ بالا سنگل جج کے حکم میں یہ بھی نہیں کہا گیا ہے کہ اس میں بیان کردہ شرح عارضی ہے اور رٹ پٹیشن کی حتمی سماعت میں اس پر نظر ثانی کی جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی کوئی نظر ثانی نہ تو فاضل سنگل جج نے کی اور نہ ہی ڈویژن بنچ نے کی۔ ہم نے کہا کہ ان حالات میں ہم 'قابل عمل حد' کے تصور، اس کی ضرورت اور/ یا اس کے اصل مقصد کو سمجھنے یا اس کی تعریف کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ تیسری بات، ڈویژن بنچ نے اپنے فیصلے میں بار بار کہا ہے کہ 'قابلیت کی حد' کا تعین کرنے کے بعد حکومت نے صرف اپیل کنندہ دتہ ایسوسی ایٹس (رٹ پٹیشن/ رٹ اپیل میں تیسرے مدعا علیہ) کو 'فائبلٹی رینج' کے اندر آنے کی جوابی پیشکش کرنے کے لیے

کہا تھا اور یہ کہ' فائبلٹی رینج 1 [15.71 روپے] کی اونچی حد پر ان کی نظر ثانی شدہ پیشکش کو قبول کر لیا گیا تھا۔ ڈویژن بنچ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ پہلے مدعا علیہ سمیت کسی دوسرے ٹینڈرر کو جوابی پیشکش کرنے کا ایسا کوئی موقع نہیں دیا گیا تھا۔ جیسا کہ ڈویژن بنچ نے درست طور پر نشاندہی کی ہے، یہ بھی انتاہی پریشان کن عنصر ہے۔

اس طرح یہ واضح ہے کہ کمشنر اور آسام حکومت نے دتہ ایسوسی ایٹس کے ٹینڈر کو قبول کرنے میں جو پورا طریقہ کار اختیار کیا ہے وہ غیر منصفانہ ہے اور ان اصولوں کے خلاف ہے جن پر حکومت کو اس طرح کے معاملات میں عمل کرنا چاہئے، جیسے کھلے پن، شفافیت اور منصفانہ لین دین۔ گراونڈ نمبر 1 اور 2 جس کی طرف ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں، اس تیسری بنیاد سے زیادہ بنیادی ہیں جس پر ہائی کورٹ نے رٹ اپیل کی اجازت دی ہے۔

اس معاملے سے الگ ہونے سے پہلے ہمیں یہ بھی کہنا چاہیے کہ ہم ڈویژن بنچ کے ایک خاص مشاہدے کی تعریف نہیں کر سکے ہیں۔ اپنے فیصلے کے پیرا 12 میں اس نے کہا : 'گوداموں میں اسپرٹ کی فراہمی جیسے معاملے میں، کم یا زیادہ شرح کی پیش کش سے حکومت کی آمدنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ سپلائر کی جانب سے جتنا زیادہ منافع کمایا جائے گا، حکومت اتنی ہی زیادہ سیلز ٹیکس عائد کر سکتی ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا مشکل لگتا ہے کہ اعلی شرح پر ٹینڈر کی قبولیت سے حکومت کی آمدنی پر کیا اثر نہیں پڑتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اس مشاہدے کو سمجھنا زیادہ مشکل لگتا ہے کہ سپلائر جتنا منافع کمائے گا، اتنا ہی زیادہ سیلز ٹیکس حکومت کو ملے گا۔ سیلز ٹیکس کا منافع سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کا تعلق فروخت کی قیمت سے ہے اور ہمیں حکومت کی جانب سے زیادہ شرح سود ادا کرنے اور چھوٹے اعداد و شمار پر سیلز ٹیکس وصول کرنے کی کوئی منطق نظر نہیں آتی۔

ان حالات میں، ہم رٹ اپیل میں ڈویژن بنچ کے فیصلے کی توثیق اس بنیاد پر کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا ہدایت کے مطابق نئے ٹینڈر ہو سکتے ہیں۔ اس فیصلے میں کئے گئے مشاہدات کی روشنی میں تیر تا رہا۔ ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ ٹینڈر کو قبول کرنے میں حکومت جو بھی طریقہ کار اختیار کرنے کی تجویز رکھتی ہے اسے ٹینڈر نوٹس میں واضح طور پر بیان کیا جانا چاہئے۔ موصول ہونے والے ٹینڈروں پر غور اور ٹینڈر کی منظوری کے معاملے میں اپنایا جانے والا طریقہ کار شفاف، منصفانہ اور کھلا ہونا چاہئے۔ اگرچہ فیصلے میں حقیقی غلطی یا غلطی یقینی طور پر کوئی

معنی نہیں رکھتی ،لیکن غیر متعلقہ وجوہات کی بنا پر اختیارات کا غلط استعمال ، یہ واضح ہے کہ متعلقہ حکام، چاہے وہ ایکسائز وزیر ہوں یا ایکسائز کمشنر، کو شیوسا گر تیواری بمقابلہ اس عدالت کے ذریعہ طے کردہ قانون کی پیروی کرتے ہوئے عدالتوں کے ہاتھوں مناسب سزاوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یونین آف انڈیا (دوبارہ : کیپٹن ستیش شرما اور محترمہ شیلا کول) [1995 کی رٹ پٹیشن نمبر 585]۔

ہم مزید ہدایت کرتے ہیں کہ یہاں دی گئی ہدایات کے مطابق اس کے بعد جاری کیے جانے والے ٹینڈروں کے مطابق کنٹریکٹ کی تکمیل تک موجودہ عارضی انتظام جاری رہے گا۔ حالانکہ شری سبل نے 14 اکتوبر 1996 کے کمشنر کے حکم کی صداقت پر سوال اٹھایا ہے، جس میں انڈ و مرچنٹائلز کو عبوری مدت کے لئے ٹھیکہ دیا گیا تھا لیکن ہم اس تنقید کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہماری رائے میں کمشنر نے درخواست گزار پر انڈ و مرچنٹائلز کو ترجیح دینے کی جائز وجوہات بتائی ہیں جب دونوں 9.20 روپے فی ایل پی ایل کی ایک ہی شرح پر سپلائی کرنے کے لئے تیار تھے۔ ہم مزید ہدایت دیتے ہیں کہ آج سے دو ماہ کے اندر نئے ٹینڈر جاری کیے جائیں اور آج سے چار ماہ کے اندر پورے عمل کو حتمی شکل دی جائے۔

مذکورہ بالا مشاہدات کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ بنا اخراجات کے۔

ایچ۔ کے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document